126884 - اپنی بہن کو دودھ پلایا اور اس کے اپنے خاوند کی اولاد ہے تو کیا یہ بہن ان بچوں پر حرام ہو جائیگی ؟

سوال

ایک عورت نے ایک شخص سے شادی کی جس کے دو بچے تھے، اور اس عورت نے اپنی بہن کو دودھ پلایا تو کیا اس کے خاوند کی اولاد اس کی بہن کے بھائی بن جائیگے ؟
یہ علم میں رہے کہ اس عورت نے رضعات کی تعداد کی وضاعت نہیں لیکن وہ یہ کہتی ہے کہ بہن سے سیر ہو کر دودھ پیا تھا، اور یہ بھی علم میں رکھیں کہ بہن نے اس کے خاوند (یعنی سالی نے بہنوئی کے پہلے) بیٹے کے ساتھ شادی کر لی ہے اور ان کی اولاد بھی ہو چکی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال سے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ:

عورت نے ایک شخص کے ساتھ شادی کی جس کے پہلے دو بیٹے تھے، تو اس طرح یہ اس عورت کے اپنے بیٹے نہ ہوئے، اور نہ ہی اس نے انہیں دودھ پلایا ہے، تو اس طرح یہ اس کے رضاعی بیٹے بھی نہیں بنتے.

اس بنا پر اگر تو اس عورت نے اس شخص سے شادی کے بعد اپنی بہن کو دودھ پلایا اور پانچ رضاعت یا اس سے زیادہ تھیں تو اس طرح وہ اپنی بہن کی رضاعی ماں ہوئی اور اس کا بہنوئی اس کی بہن کا رضاعی باپ بن گیا.

اس بنا پر اس شخص کے وہ دونوں بیٹے اس لڑکی جس نے بہن کا دودھ پیا تھا کے رضاعی بھائی ہوئے کیونکہ وہ سب ایک ہی باپ میں (رضاعت کے اعتبار سے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور یہ بیوی کی بہن اس شخص (یعنی بہنوئی) کے خاندان میں داخل ہو گئی، تو اس شخص کی بیوی اس بہن کی ماں ہوئی اور وہ اس کا باپ ہوا، اور اس کے دونوں بیٹے اس کے بھائی ہوئے اور اس کے والدین اس کے دادا دادی اور اس شخص کے بھائی اس کے چچا ہوئے یعنی سارا خاندان اسی طرح.

اور اس لڑکی کا حکم نکاح میں وہی حکم ہو گا جو اس کی اولاد کا حکم ہے، اور درج ذیل حدیث کا معنی بھی یہی ہے:

" رضاعت سے وہی کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

اس بنا پر بیوی کی بہن - جو رضاعت میں بہنوئی کی بیٹی بن چکی ہے - کے لیے اپنے بہنوئی کے بیٹوں سے شادی کرنا حرام ہو گا؛ کیونکہ وہ اس کے رضاعی بھائی بن چکے ہیں.

دوم:

مندرجہ بالا حکم دو حالتوں میں ہے:

پہلی حالت:

اگر یہ رضاعت دودھ پینے کی حالت میں ہو یعنی بچے کے پہلے دو برس، اگر اس نے دو برس کی عمر کے بعد بہن کو دودھ پلایا ہے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی.

دوسری حالت:

اس حالت میں کہ رضاعت پانچ یا زیادہ بار ہو، لیکن اگر یقینی طور پر اس سے کم رضاعت ہو یا پھر عدد میں شك ہو کہ آیا وہ پانچ بار تك پہنچی تھی یا نہیں تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی، اور اس شخص کے بیٹے اس کے رضاعی بھائی نہیں ہونگے، اور نہ ہی اس کی بہن اصل میں اس کی رضاعی ماں بنے گی.

ان دونوں حالتوں کے تفصیلی دلائل آپ سوال نمبر (804) میں دیکھ سکتے ہیں.

یہاں ہم حرمت کے ثبوت کے لیے ایك اہم شرط کا اضافہ کرنا چاہیں گے - جس کا اشارہ کیا جا چکا ہے - وہ یہ کہ اگر بہن نے اپنی بہن کو موجودہ خاوند کا دودھ پلایا ہو جس کے وہ بیٹے ہیں تو پھر حرمت ثابت ہو گی، نہ کہ پہلے خاوند کی موجودگی میں، کیونکہ اس اعتبار سے سوال واضح نہ تھا.

اگر تو اس عورت کا دودھ اصل میں پہلے خاوند کی وجہ سے موجود تھا تو پھر دوسرے خاوند کے بیٹے اس دودھ پینے والی بہن کے رضاعی بھائی نہیں ہونگے؛ کیونکہ ان کے درمیان ربط کا کوئی تعلق و علاقہ نہیں پایا جاتا.

اس شرط کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (45620) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اس سوال کرنے والے سائل کو چاہیے کہ وہ حقیقت حال کی وضاحت کرے، اور رضاعت کی تعداد کا بھی یقین کرے، اور پھر اس معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرے تا کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے، اور حکم وہی ہو گا جو شریعت کے مناسب ہو.

ہو سکتا ہے حالت کی وضاحت کرنے کے نتیجہ میں اس بہن اور اس خاوند کے بیٹے کے درمیان نکاح فسخ کرنا پڑے، لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کے درمیان کوئی حرمت نہیں تو یہ نکاح برقرار بھی رہ سکتا ہے، اس لیے سوال کرنے والے اس مسئلہ میں جلدی کرنی چاہیے اور دیر مت کرے.

واللہ اعلم .